الدِّفَاعُ عَنِ الْوَطَنِ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي غَرَسَ مَحَبَّةَ الْوَطَنِ فِي قُلُوبِنَا، وَجَعَلَ الدِّفَاعَ عَنْهُ فَرِيضَةً فِي دِينِنَا، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَهُنَا وَرَبُّنَا، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أُسْوَتُنَا وَقُدْوَتُنَا، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ**﴾.

عزیزانِ مَن، اَصحابِ ایمان! وطن ایک نعمت ہے، اور آپ کیا جانیں کہ وطن کتنی عظیم نعمت ہے! یہ خیر وبرکت کا گہوارہ ہے، بھلائیوں کا مَسکن وماویٰ ہے، سخاوت کا سرچشمہ ہے، رشتہ داروں واَقربا کا اجتماع گاہ ہے، دوستوں اور پیاروں کا مقامِ ربط واتصال ہے، جسکی زمین پر عبادات کا قیام ہوتا ہے، اور اُسکے گوشے گوشے سے جذبات واحساسات وابستہ ہوتے ہیں.

یہی وہ وطن ہے، جو آباءواجداد کی میراث ہے، اور اولاد کے ذمے ایک اَمانت ہے.

اُس کی محبت ایک فِطری و طَبعی جذبہ، اور ایک نبوی خصلت ہے، ذرا توجہ فرمائیے اور ہم سب کے محبوب جنابِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے وطن مکہ مکرمہ سے محبت وتڑپ کو ملاحظہ فرمائیے، جب آپ علیہ السلام نے مکہ سے ہجرت فرمائی، تو ایسی دُکھ بھری نِگاہوں سے اُسے الوداع کیا جو دِلوں کو پِگھلا دیں، ایسے اَلوداعی کلمات ارشاد فرمائے جس سے آنکھیں چھلک پڑیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: «مَا أَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ، وَأَحَبَّكِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ»، "کتنا پاکیزہ شہر ہے تُو، اور تُو کتنا مجھے محبوب ہے، میری قوم نے مجھے تُجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے علاوہ کہیں اور نہ رہتا".

جی ہاں میرے بھائیو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو الوداع تو کیا، مگر آپکا دل اُس سے جُڑا رہا؛ جَسدِ اَطہر تو جدا ہوا، مگر دل اُس کی خاک سے وابستہ رہا. اور اِس بات کے پیشِ نظر کہ وطن سے سچی محبت ہی اُس کی تعمیر کا سنگِ بنیاد ہے، اُسکی ترقی کا رُکن رَکین ہے، اور اُسکی خوشحالی اور عروج کا نقطہِ آغاز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ تشریف لاتے ہی سب سے پہلے جو عمل فرمایا؛ وہ یہ تھا کہ آپ علیہ السلام نے اللہ رب

العزت سے یہ دعا فرمائی کہ وہ آپ علیہ السلام اور اُنکے اَصحاب کے دلوں میں مدینہ کی محبت ڈال دے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: «اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ». "اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی محبت پیدا کردے، جیسی تُو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے، بلکہ اُس سے بھی زیادہ".

اللہ کے بندو! وطن ایک ایسی نعمت ہے جس کی عظمت کے بیان کے لیے اَلفاظ ناکافی ہیں، اور نہ ہی عبارتیں اُس کا اِحاطہ کر سکتی ہیں، ہم دعاؤں اور کلمات کے ذریعے اُس کی محبت کا محض اِظہار کرسکتے ہیں: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾، "اے میرے رب اِسے اَمن کا گھوارہ بنادے"، مگر اِس سے محبت کی عملی تصویر ہم اپنی کاوشوں اور کارکردگی کے ذریعے پیش کرتے ہیں، یہ وطن ہمارے ذمے ایک امانت ہے، جس کی نگہبانی تادَمِ حیات ہم پر لازم ہے، رب تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہوتے ہوئے: ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾، "اور جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدہ کا لحاظ رکھنے والے ہیں".

میرے بھائیو! ہمیں اِس وطن کے حقوق ادا کرنے ہیں، اور اِس کے تئیں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں اُن کو نِبھانا ہے، اور ویسے تو وطنِ عزیز کے بے شمار حقوق ہیں، لیکن اُن میں سب سے اہم یہ ہیں: اُس کے دینی تشخص کو برقرار رکھنا، اُس کی مادری زبان سے دامن گیر رِہنا، اُس کی شناخت پر فخر کرنا، اُس کے اداروں کا احترام بجالانا، اُس کے قوانین کی پاسداری کرنا، اور اُس کی ترقی و سَربُلندی کے لیے بھرپور کوشش کرنا، کیونکہ وطن ایک درخت کی مانند ہے، جو بے لوث خدمتوں کے پانی سے سیراب ہوتا ہے، اور جاں نِثاروں کی محنت سے پروان چڑھتا ہے.

اِسی طرح وطن کے حقوق میں سے ایک حق، وطن سے سچی وابستگی رکھنا بھی ہے، کیونکہ یہی جذبہ اُسے مضبوطی، طاقت، عظمت و سربلندی عطا کرتا ہے.

اور وطن کے حقوق میں سے عظیم ترین حق اُس کا دفاع بھی ہے، چاہے وہ دفاع چند ایسے کلمات کے ذریعے ہو، جو وطن کی رُوح اور اُسکے اَصل اَقدار کو بیان کریں، اُس کی خوبیاں ظاہر کریں، اُس پر لگائے گئے بُہتانوں کا رَدّ کریں، اور مَن گھَڑت اَفواہوں کا راستہ روکیں.

اِسی طرح یہ دفاع جان ومال کی قربانی دے کر بھی ہوتا ہے، تاکہ وطن کی سربلندی ہو، اُس کے وسائل کی حفاظت ہو، اور اس کو حاصل شدہ کامیابیوں اور ثمرات کا تحفظ ہو، لُبِّ کَلام یہ کہ دفاعِ وطن ایک عظیم شرف ہے، اور ایک مبارک نبوی عمل ہے، چنانچہ حضرت انس رضِی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ بہادر تھے، ایک رات اہلِ مدینہ پر (ایک آواز سن کر) خوف چھا گیا تھا، تو وہ آواز کے تعاقُب میں نکلے، تو کیا دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے پہلے ہی اُس جگہ پہنچ چکے تھے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: «لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا»، "خوف نہ کرو، خوف نہ کرو!".

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے اور آنے والی نسلوں کے لیے بہترین مثال قائم فرمادی، اور وطن کی سلامتی واطمینان کے لیے مؤثر ترین درس دے دیا، اور اسی نبوی طریق پر ہمارے آباؤ اَجداد چلے، چنانچہ اُنہوں نے اُس وقت اپنے وطن کا دفاع کیا جب اُسکے پاس کچھ نہ تھا، لیکن آج ہمیں چاہیے کہ ہم ہر چیز میں اُس کا دفاع کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہاں ہر چیز سے نوازا ہے، ہمارے لیے اور ہماری اولاد کے

لیے یہاں سب کچھ ہے، ہم ہی اِس کا حال اور مستقبل ہیں، ہم ہی اِس کا قلعہ اور طاقت ہیں، ہم ہی اِس کی ڈھال اور حفاظت ہیں.

بلاشبہ ہماری یکجہتی، مضبوطی، وطن سے سچی وابستگی، اُسکے وَلیُّ الأمر اور حُکّام کی اطاعت، یہ سب مل کر ہی دشمن کی چالوں کو ناکام بناتے ہیں، لالچیوں کے مکر کا سدِّباب کرتے ہیں، اور وطن میں استحکام، سکون، امن واطمینان کو قائم رکھتے ہیں، یہی دین و زمین کی حفاظت کرتے ہیں، اور نسل و عزت کو محفوظ بناتے ہیں، لہٰذا اپنے رب پر بھروسہ مضبوط کریں،

اپنے وطن سے وفاداری کو مستحکم کریں، اور رَئیسُ الدَّولہ و حُکّامِ اِمارات کو اپنا شِعار بنائیں، رب تعالٰی کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،
فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَسْدَى، وَالشُّكْرُ لَهُ عَلَى مَا هَدَى، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُجْتَبَى، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ بِهَدْيِهِ اقْتَدَى.

أَمَّا بَعْدُ: اے **مُخلِصینِ وطن!** وطن کے دفاع میں اتحاد کا عظیم مظہر ہر سال چھ مئی کو اُس وقت جلوہ افروز ہوتا ہے، جب ہم "**ذِكْرَى تَوْحِيدِ الْقُوَّاتِ الْمُسَلَّحَةِ**" کے نام سے موسُوم، مسلح افواج کے اتحاد کی یاد کا دن مناتے ہیں، یہ دن نعمتوں کی یاد تازہ کرنے کا دن ہے، احسان مندی کے اِظہار کا دن ہے، اِس دن کے دامن میں وطن کے دفاع، اُس کی حفاظت، اُس کے استحکام کی تقویت، اور اس کی ترقی و خوشحالی کے امکانات کو وسعت دینے کے گہرے معانی سموئے ہوئے ہیں، یہ دن قومی یکجہتی اور وطن کے لیے مشترکہ جدوجہد کی علامت ہے، جو وطن سے گہری وابستگی اور اُس کے رہنماؤں و حُکام سے وفاداری کے عزم کو مضبوط کرتا ہے، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اُن عظیم مُحافظوں کی شُکرگُزاری کریں جو اِس وطن کے اَمن واَمان کے نگہبان ہیں، اِس کے زمین و آسمان کے پہرہ دار ہیں، مبارک ہو اُنہیں اُن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت، جنہوں نے فرمایا: «**عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ**

اللَّهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ»، "دو آنکھیں ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چُھوے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رَوئی، اور دوسری وہ آنکھ جو رات کے وقت اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہے".

مبارک ہو اُنہیں یہ عظیم اَجر، جس کا وعدہ اُن کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کیا، چنانچہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: «أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِلَيْلَةٍ أَفْضَلَ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ حَارِسٌ حَرَسَ فِي أَرْضِ خَوْفٍ، لَعَلَّهُ لَا يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ»، "کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں نہ بتلاؤں جو شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت والی ہے؟ (وہ رات جس میں) آدمی ایسی سرزمین میں پہرہ دے رہا ہو، جہاں خوف ودہشت ہو، اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ شاید وہ اپنے گھر والوں کی طرف نہ لوٹ سکے".

کیا عظیم ہے اُن کا کردار، کتنا بلند ہے اُن کا مقصد، اور کتنے گہرے ہے اُن کے اَثرات! تو مبارک ہو اُنہیں اُن کا عظیم اَجر، مُبارک ہو اُنہیں اُنکے کے میزانِ حسنات کا وَزن دار ہونا، مُبارک ہو اُنہیں اُن کا اپنے رب کی جنت سے سرفراز ہونا، اور مُبارک ہو اُنہیں معاشرے کا خِراجِ تحسین پیش کرنا. هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَلِوَطَنِنَا مُخْلِصِينَ، وَعَنْهُ مُدَافِعِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، وَطَمَعًا فِي جَنَّاتِكَ، وَتَقَبَّلْ صَدَقَتَهُ، وَأَخْلِفْ عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ، وَاحْفَظْهُ فِي نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ، وَذُرِّيَّتِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَكَسْبِهِ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ. **اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.**

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.